59867 ـ گھر كرايہ پر ليا اور كرايہ كى مدت ختم ہونے پر ادا كردہ رقم واپس مل جائے گى

سوال

ميں ہندوستان كے علاقے چينائى ميں رہائش پذير ہوں اور كرايہ كے ذريعہ گھر لينا چاہتا ہوں وہ اس طرح كہ تين برس كى مدت كى رقم اجمالا ادا كرنا ہو گى اوران برس كى مدت ميں كوئى كرايہ ادا نہيں كيا جائے گا، اور كرايہ كى مدت ختم ہونے پر كرايہ پر حاصل كردہ چيز مالك كے سپرد كى جائے گى اور اجمالا دى گئى رقم واپس كر دى جائے گى، اور يہ بھى ممكن ہے كہ دونوں فريق معاہدے كى مدت ميں اضافہ پر اتفاق كر ليں، اور فليٹ كى مرمت كے ليے ہر ماہ خرچہ ديا جائے گا.

ہمارے ہاں يہ طريقہ وسيع طور پر رائج ہے، اور بعض علماء كرام كا خيال ہے كہ يہ جائز نہيں، يہ ضرورى ہے كہ اس مبلغ سے كرايہ كى مد ميں كچھ رقم دينا ضرورى ہے، اور جب اس شرط كو ہم پورا كرنا چاہيں تو ميرے ليے يہ ممكن ہے كہ كرايہ كے ليے تھوڑى سى رقم ادا كردوں، آپ سے گزارش ہے كہ اس مسئلہ كى كتاب وسنت كے مطابق وضاحت فرمائيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس طريقہ پر لين دين كرنا جائز نہيں ہے، اور يہ حرام كردہ سودى قرض كى صورتوں ميں سے ايك صورت ہے.

اس كا بيان اس طرح ہے كہ: قرض كى حقيقت يہ ہے كہ: كسى ايسے شخص كو مال ديا جائے جو اس سے نفع حاصل كرے اور اس كا بدل دے.

مالك كو ادا كى گئى رقم كا بدل مقرر كردہ مدت ختم ہونے پر واپس كرديا جائے گا، لہذا يہ مال قرض ہوا، اور قرض دينے والے نے اس قرض سے فائدہ حاصل كيا ہے، اور اس كا فائدہ گھرسے نفع كى شكل ميں ہے حتى كہ اسے اس كا مال واپس كرديا جائے.

لہذا اس معاملے كى حقيقت يہ ہوئى كہ يہ ايسا قرض ہے جونفع لا رہا ہے، اور علماء كرام كا ہر اس قرض كى حرمت پر اتفاق ہے جو قرض دينے والے كے ليے نفع لائے، اور يہ سود كى ايك قسم ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی مایہ ناز کتاب " المغنی" میں کہتے ہیں:

اور ہر وہ قرض جس میں زیادہ کی شرط ہو وہ بغیر کسی اختلاف کے حرام ہے، ابن منذر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اس پر سب جمع ہیں کہ قرض دینے والے نے جب قرض لینے والے کے لیے زیادہ یا ہدیہ کی شرط رکھی اور اس شرط پر قرض دیا تو اس پر حاصل کردہ زیادہ سود ہو گا.

اور ابی بن کعب، اور ابن عباس ، ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے نفع لانے والے قرض سے منع کیا ہے. اھـ دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (6 / 436).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی" الشرح الممتع" میں کہتے ہیں:

قرض میں شروط کی مثال جو نفع لائے یہ ہے کہ:

ایك آدمی کسی شخص کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں چاہتا ہوں کے تم مجھے ایك لاکھ بطور قرض دو، تو اس نے کہا: لیکن میں تیرے مکان میں ایك ماہ رہوں گا، تو یہاں قرض نے قرض دینے والے کو نفع دیا ہےاور یہ حرام ہے اور جائز نہیں...

کیونکہ قرض میں اصل تو قرض لینے والے پر احسان اور نرمی ہے، لہذا جب اس میں شرط آجائے تو یہ معاوضہ میں شامل ہو جائے گا، اور جب بطور معاوضہ ہو تو یہ نقد اور ادھار سود پر مشتمل ہے.

مثلا: جب مجھ سے کسی نے ایك لاکھ قرض لیا تو میں نے اس پر یہ شرط لگا دی کہ میں اس کے مکان میں ایکا ماہ رہائش رکھوں گا، تو گویا کہ میں نے ایك لاکھ کو مکان میں ایك ماہ کی رہائش کے زیادہ میں فروخت کیا، اور یہ مدت کا (ادھار) سود ہے، کیونکہ اس میں عوض کی سپردگی میں تاخیر ہے، اور رباالفضل ہے کیونکہ اس میں زیادہ ہے.

لہذا اسی لیے علماء کرام کا کہنا ہے کہ: " جو قرض بھی نفع لائے وہ حرام ہے" اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 64).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں ہے کہ :

قرض لینے کی شروط:

پہلی شرط: قرض دینے والے کو نفع نہ ملے.

قرض دینے والے کو نفع قرض کے حصول کے عمل میں سے ہے یا تو وہ معاہدے میں شرط سے پورا ہو تا ہے یا

پھر بغیر کسی شرط کے، اگر شرط کی بنا پر ہو تو بغیر کسی اختلاف کے حرام ہے..... اھـ

دیکھیں: الموسوعة الفقھیة (3 / 266).

دوم:

یہ جاننا ضروری ہے کہ معاہدوں میں اس کے معانی اور حقائق کا اعتبار ہوتا ہے، لہذا اس معاملے کی حقیقت (جیسا کہ گزر چکا ہے) یہ ہے کہ یہ ایسا قرض ہے جو نفع لا رہا ہے، اور یہ سود کی ایك قسم ہے، اور لوگوں کا اسے کرائے کا نام دینا اس کی حقیقت میں سے کچھ بھی نہیں بدل سکتا، اور نہ ہی اس کا حکم بدل سکتا ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ: ان کی امت کے کچھ لوگ شراب نوشی کرینگے اور اسے اس کے نام کے علاوہ کوئی اور نام سے موسوم کریں گے.

لہذا حرام پر حیلے بازیوں سے بچنا بہت ضروری ہے، کیونکہ تھوڑی سی رقم کرایہ کی مد میں ادا کرنے سے اس حرام کو حلال نہیں کرے گی، کیونکہ ادا کردہ مال کی بڑی مقدار تو وہی قرض رہے گی جو نفع لا رہی ہے.

لھذا صاحب مال صرف اس لیے مال (قرض) کی اتنی بڑی رقم دے رہا ہے جو اسے واپس بھی کردی جائے گی کہ اسے گھر کا فائدہ حاصل ہو گا، اور گھر والا وہ گھر کسی دوسرے کو نفع حاصل کرنے کے لیے قرض کے بغیر نہیں دے رہا.

اور اللہ تعالی پر تو کوئی بھی مخفی چیز چھپ نہیں سکتی، اور پھر اللہ تعالی نے حرام کو حیلے بہانوں سے حلال کرنے والوں کو سزا بھی دی، جیسا کہ ہفتہ والوں کے قصہ میں ہے (ہفتہ کے دن مچھلی شکار کرنے والوں کو) .

واللہ اعلم .